© rasailojaraid.com

قرآن و حدیث کا باہمی تعلق ۔ ایک تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر فضل احمد*

نفس مسئلہ پر بحث کرنے سے پہلے حدیث و سنت کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کرنا ضروری ہے حدیث کا مادہ (ح ۔ د ۔ ث ۔ د) پر زبر کے ساتھ ہے ۔ جسکا فعل مضارع یحدث ہے اسکا وزن نصر ینصر ہے ۔ محمد الزفزاف کہتے ہیں کہ حدیث لغت میں یہ ہے ۔ (الحدیث فی اللغتہ الکلام الذی یصدر من المتکلم) یعنی حدیث لغت میں اس بات کو کہتے ہیں جو متکلم سے صادر ہوتی ہے حدیث کا استعمال قرآن میں متعدد مرتبہ ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (فبأیٔ حدیث بعدہ یؤمنون) یعنی قرآن کے بعد کونسی چیز پر یہ لوگ ایمان لائینگے ۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی معنیٰ میں اسکو استعمال فرمایا ہے ۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابوھریرہؓ سے فرمایا ہے (لقد ظننت یا ا باھریرۃؓ ان لایسئالنی عن ھذا الحدیث احد اول منک لمارایت من حرصک علی الحدیث) (۲) اے ابو ھریرہؓ بے شک میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے کوئی شخص مجھ سے اس حدیث کے بارے میں نہ پوچھے گا کیونکہ میں تمھاری حدیث کی رغبت کو جانتا ہوں ۔ اس حدیث میں نبی کریمؐ نے اپنے ارشاد کو لفظ حدیث سے بیان فرمایا ہے ۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں ۔ ھو قول رسول اللہ و فعلہ و تقریرہ حتیٰ الحرکات والسکنات وفی الیقظتہ والمنام ۔ (۳) یعنی اصطلاح میں حدیث آپؐ کے قول، فعل، تقریر اور صفات حتیٰ کہ ان تمام کاموں کو کہتے ہیں جو آپؐ نے بیداری کی حالت میں یا نیند میں سرانجام دیئے ہوں ۔ گویا اس تعریف میں نبی کریمؐ کے بیداری کے افعال و اقوال، کے علاوہ آپؐ کے رؤیا بھی حدیث میں شامل ہیں ۔

یعنی حدیث میں آپ کے اقوال، افعال، تقریرات، آپؐ کی صفات کسبیہ ووھبیہ، آپ کی تمام عادات و کیفیات، بحالت بیداری یا بحالت نیند اور آپؐ کے تمام رؤیا شامل ہیں ۔ اب لفظ (سنت) کو لیتے ہیں ۔ علمائے اصول کے نزدیک مصادر اسلامی کا دوسرا مصدر سنت ہے اصولیین سنت کو حدیث کے مترادف قرار دیتے ہیں ۔ سنت لغت میں طریقے کو کہتے ہیں ابن منظور سنت کی تعریف میں کہتے ہیں ۔ السنتہ

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

: الطریقۃ ۔ (۴) یعنی سنت بمعنی طریق کے ہیں ۔ جبکہ صاحب مختار الصحاح اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ۔ السنۃ لغۃ ھی الطریقۃ والسیرۃ سواء کانت محمودۃ اومذ مومۃ ۔ یعنی لغت میں سنت طریقہ کار، طرز عمل اور عادت کو کہتے ہیں خواہ وہ عادت اچھی ہو یا بری ۔ امام راغب اصفہانی نبی کی سنت کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں سنۃ النبی الطریقۃ التی کان یتحراھا (۶) یعنی نبی کی سنت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ طریقہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپناتے تھے ۔ لفظ سنت اپنے لغوی معنی میں کئی جگہ قرآن مجید مذکور ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا) (۷) آپ نہیں دیکھیں گے کہ اللہ کی سنت کبھی تبدیل ہوتی ہے ۔ نبی کریمؐ نے بھی اسے اس معنی میں استعمال فرمایا ۔ چنانچہ انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ۔ اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ (۸) میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں تہجد بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے اعراض کریگا اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ۔ اس حدیث میں نبی کریمؐ نے اپنے طریقے کو سنت کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اس کے ساتھ یہ بھی تنبیہ فرمائی ہے کہ جو اس سے منہ موڑے گا وہ میری جماعت سے نہیں ۔

سنت کی اصطلاحی تعریف ۔ محدثین کرام کہتے ہیں (ھی ما اثر عن النبیؐ من قول اوفعل او تقریر او صفۃ خلیقیۃ او خلقیۃ او سیرۃ سواء کان قبل البعثۃ او بعدھا (۹) یعنی سنت حضورؐ سے منقول آپؐ کے ہر قول فعل، تقریر، آپؐ کی جسمانی صفت یا اخلاقی کیفیت یا سیرت و خصلت خواہ وہ بعثت سے پہلے کی ہو یا بعد کی کو کہتے ہیں اس اصطلاحی تعریف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سنت حدیث کی مترادف ہے جیسا کہ بعض علماء کی رائے ہے ۔ ہمارے موضوع بحث کے لحاظ سے ہماری مراد اور مقصود بھی یہی تعریف ہے ۔ لفظ سنت اور حدیث کی اس تحقیق کو پیش کرنے کے بعد حجیت حدیث قرآن کریم کی روشنی میں پیش کی جاتی ہے ۔ یہاں قرآن کریم کی چند ایسی آیات پیش کی جائینگی جو سنت اور حدیث رسولؐ کی حجت ہونے پر صراحتہ دلالت کرتی ہیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ (لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ) (۱۰) بے شک اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جو ان میں انہی میں سے رسول بھیجا وہ انکے سامنے اسکی آیات تلاوت کرتا ہے اور انکو پاک کرتا ہے (یعنی شرک وغیرہ سے) اور انکو کتاب و حکمت سکھاتا ہے دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے واذ کروانعمۃ اللہ علیکم و ما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ یعظکم بہ ۔ (۱۱) اور تم یاد کرو وہ نعمتیں جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہیں اور تم پر کتاب و حکمت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نازل کی ہیں وہ تمہیں ان سے نصیحت کرتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوعلیکم آیا تناویزکیکم و یعلمکم الکتاب والحکمتہ ۔ (۱۲) یعنی ہم نے تمہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب و حکمت سکھلاتا ہے۔

ان تمام آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کتاب و حکمت کو ایک جگہ یکجا کردیا ہے ۔ کتاب کا لفظ تو صریح ہے ۔ البتہ لفظ حکمت قابل تفسیر ہے ۔ علماء کرام اسکی تفسیر سنت کرتے ہیں ۔ چنانچہ ابن کثیر کہتے ہیں : الحکمتہ ھی السنتہ ۔ (۱۳) حکمت سنت کو کہتے ہیں ۔ شو کانی کا بھی یہی خیال ہے کہ حکم سے مراد سنت ہی ہے ۔ (۱۴) ابن تیمیتہ حکمت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ حکمت سے بالاجماع سلف سنت ہی مراد ہے ۔ (۱۵) امام محمد بن ادریس شافعی نے اپنی کتاب الرسالتہ میں اس موضوع پر ان آیات پر کافی سیر حاصل بحث کی ہے ۔ انکا کہنا یہ کہ ان آیات میں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور اسکے ساتھ حکمت کا ذکر بھی کیا ہے کہ میں نے مستند علمائے قرآن سے سنا ہے کہ حکمت سے مراد سنت رسولؐ ہے اور علماء کی یہ بات قرآن کے عین مطابق ہے کیونکہ قرآن میں کتاب کے بعد حکمت کا ذکر بطور عطف کے کیا ہے اور اللہ نے اپنا یہ احسان یاد دلایا ہے کہ اس نے کتاب و حکمت دونوں کی تعلیم دینے کے لئے اپنا رسول بھیجا ہے تو اسکے علاوہ دوسری بات جائز نہیں ہے کہ حکمت سے مراد سنت رسولؐ نہیں ہے ۔ حکمت سے متعلق علماء کرام کی ان تصریحات کے بعد اطاعت کی توضیح بھی ضروری ہے تاکہ اطاعت کا صحیح مفہوم و مصداق واضح کیا جاسکے اور یہ کہ اطاعت رسولؐ سے مراد صرف ذات رسول کی اطاعت نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ احادیث رسول کی اطاعت و اتباع بھی اسی طرح لازمی ہے جس طرح آپکی زندگی میں آپؐ کی اطاعت لازمی تھی ۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ قل اطیعوااللہ والرسول فان تو لو افان اللہ لایحب الکفرین ۔ (۱۷) آپ کہہ دیجئے کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔ اس آیت میں دو ٹوک الفاظ میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ واضح کردیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی اس سے اعراض کرے گا وہ کافروں میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔ ابن کثیر کہتے ہیں یہ آیت اس بات کی طرف دلالت کرتی ہے کہ دین میں رسول کی مخالفت کفر ہے ۔ (۱۸) ایک دوسری جگہ اطاعت رسول کا حکم دیتے ہوئے ارشاد ہے ۔ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامرمنکم فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ۔ (۱۹) اے ایمان والوں اللہ اور اسکے رسول اور اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارباب اقتدار کی اطاعت کرو اگر تم کسی چیز پر جھگڑ پڑو تو اسکو اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ (فیصلہ کرالو) اللہ کی اطاعت کرو یعنی اسکی کتاب کی اتباع کرو اور اسکے رسول کی اطاعت کرو یعنی اسکی سنت پر عمل کرو۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنا اور رسول اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب آپکی حیات مبارکہ میں آپ سے بذات خود فیصلے کرانے کا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی سنت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ (۲۰)

صرف یہی نہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کی اطاعت کا مطلقاً حکم دیا ہے بلکہ انکے تمام فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کردینے کا بھی حکم دیا ہے وہ بھی اس حالت میں کہ تمہارے دلوں کے اندر اس فیصلے سے متعلق ذرا بھی کدورت نہ ہو۔ چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔ فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لایجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ (۲۱) قسم ہے آپکے رب کی یہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو آپس کے جھگڑوں میں منصف نہ مان لیں۔ اور اپنے دل میں آپ کے فیصلے سے تنگی و ناراضگی محسوس نہ کریں اور اسے خوشی سے قبول کرلیں۔ اس آیت سے یہ واضح ہوا کہ کسی ایسے شخص کیلئے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں جو توحید کا اقرار کرے اور وہ جھگڑے کے وقت قرآن یا احادیث نبویہ کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف رجوع کرے۔ مندرجہ بالا تصریحات، دلائل محکمہ اور براہین واضحہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کامیابی و کامرانی اور فوز و فلاح کا انحصار صرف اور صرف اطاعت رسول اور اطاعت احادیث رسول ہی پر ہے اسکے برعکس ضرر عظیم اور خسران مبین ہے۔

حجیت حدیث کے موضوع میں یہ بیان کرنا انتہائی ضروری ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید کی آیات کی سب سے پہلی شارح اور مفسر حضورؐ کی احادیث مبارکہ ہیں۔ لہذا انکی حجیت کو تسلیم کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو قرآن کریم کو سمجھنا محال ہے اور بہت سی آیات بے معنی ہوکر رہ جائینگی جیسے کہ اللہ نے نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم بالکل مجمل دیا ہے ارشاد ہے کہ واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ۔ (۲۲) یعنی نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔ یہ ایک اصولی اور اجمالی حکم ہے قرآن میں اسکی تفصیلات کا کہیں ذکر نہیں ملتا مثلاً نمازوں کی رکعات کی تعداد، ترتیب، کیفیت وغیرہ اور زکوۃ کن کن چیزوں پر واجب ہے اسکا نصاب کیا ہے ان تفصیلات کا علم ہمیں صرف اور صرف احادیث نبویہ سے ملتا ہے۔ یہ تفصیلات بھی دراصل اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہیں۔ علماء اسے وحی خفی کا نام دیتے ہیں اور اسے حجت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تسلیم کرتے ہیں وحی خفی سے مراد وہ احکام ہیں جو کہ قرآنی احکام کی صورت میں آپ پر نازل نہیں کئے گئے لیکن اسکا علم اللہ کی طرف سے آپ کو دیا گیا جیسے کہ نمازوں کے اوقات اللہ نے جبرائیل کے ذریعے آپؐ تک پہنچائے چنانچہ جبرئیل پہلے روز نماز پہلے وقت اور دوسرے روز نماز کے آخری وقت میں تشریف لاتے اور فرماتے کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے شارح قرآن مقرر فرمایا ہے۔ لہذا ارشاد ربانی ہے: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم و لعلھم یتفکرون: (۲۳) اور ہم نے اتاری تم پر یادداشت (قرآن) کہ آپ کھول کر بیان کریں وہ چیز جو انکے واسطے نازل کی گئی تاکہ وہ غور کریں۔ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تفسیر و تشریح فرمائی ہے وہ ہر مسلمان کے لیے واجب العمل ہے اور یہی احادیث رسول ہیں۔

مندرجہ بالا بحث حجیت حدیث اور اطاعت رسول سے متعلق ہے جس طرح اطاعت رسول فرض ہے اسی طرح اتباع رسول کے بغیر بھی ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ اتباع کی تعریف میں ابن منظور کہتے ہیں کہ: الاتباع ان یسیر الرجل و انت تسیر وراہ (۲۴) یعنی اتباع کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص آگے آگے چل رہا ہو اور تم اسکے پیچھے اسکی اتباع میں چلو۔

آمدی لفظ اتباع کی بحث میں کہتے ہیں کہ متابعت کبھی کسی قول کی ہوتی ہے اور کبھی کسی فعل کی کسی کے قول کی اتباع کا معنی یہ ہے کہ متبوع کی اسطرح فرمانبرداری کی جائے جس طرح اس کے قول کا تقاضا ہو اور کسی کے فعل کی اتباع کے معنی یہ ہے کہ اس فعل کو اس طرح کیا جائے جس طرح وہ کرتا ہے اور اس لیے کیا جائے کیونکہ وہ کرتا ہے۔ (۲۵)

لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہم حضورؐ کے اقوال پر اسطرح عمل کریں جیسا کہ ان اقوال کا تقاضا اور منشاء ہے اسی طرح آپؐ کے افعال و سنن اسی طرح ادا کریں جیسا کہ حضورؐ نے خود ادا فرمائے۔ اور اسلیئے ادا کریں کہ ہمارے محبوب نے ادا فرمائے اس اتباع کا حکم دیتے ہوئے اللہ تبارک و تعالی ارشاد فرماتے ہیں۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (۲۶) آپؐ فرمادیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ خود تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

اس سے یہ واضح ہوا کہ اتباع و اطاعت رسول کے بغیر دعوی ایمان ناقابل اعتبار ہے آیات قرآنیہ سے حجیت حدیث کو ثابت کرنے کے بعد اب احادیث کو پیش کیا جائے گا جو کہ حدیث کی حجت پر دلالت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتی ہیں ۔ چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ۔ قد خلفت فیکم شیئین لن تضلوا بعدھا ابداً کتاب اللہ و سنتی ۔ (۲۷) میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں تم انکے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت ۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ۔ ایھا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا ابدا ۔ کتاب اللہ و سنتی (۲۸) اے لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہے تو کبھی ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے ۔ ایک روایت امام اوزاعی حسان بن عطیہ سے نقل کرتے ہیں ۔ کان جبرئیل ینزل علی النبی بالسنتہ کماینزل علیہ بالقرآن ۔ (۲۹) جبرئیل نبی کریمؐ کے پاس سنت (حدیث) لیکر اسی طرح آتے جس طرح قرآن لیکر آتے تھے ۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے اپنی محبت کو اپنی سنت کی محبت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ۔ من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنتہ ۔ (۳۰) جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا ۔ لہذا اگر کوئی آپکی محبت کا دعویدار ہے تو اسے آپکی سنت سے محبت کرنی ہو گی اور اسکا انجام جنت ہے اس بحث کا حاصل یہی ہے کہ حدیث کی حجیت کو تسلیم کئے بغیر اسلام نامکمل ہے قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے اور اسکے بغیر احکام اسلام غیر مفہوم ہو جاتے ہیں ۔

آخر میں نبی کریمؐ کی مخالفت کرنے والے نافرمان لوگوں کے متعلق جو وعیدیں اللہ نے قرآن میں ذکر کی ہیں ان میں چند ایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں ۔ ارشاد ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساء ت مصیرا ۔ (۳۱) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کرینگے اسکو اسی طرف جو اسنے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اسکو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے ۔ مذکورہ فرمان الٰہی میں حق سبحانہ نے ایسے لوگوں کے لیے جہنم کی سزا اور عذاب کا اعلان فرمایا ہے کہ جو رحمت دو عالم کی مخالفت کرتے ہیں اور آپؐ کے ارشادات و فرمودات کو نہیں مانتے ۔ ساتھ ساتھ ان لوگوں کے لیے بھی عذاب جہنم کا اعلان کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے راستے کو ترک کر کے کسی دوسرے راستے کو اپناتے ہیں اسی سبب کی بناء پر علماء کرام و مجتہدین عظام نے اس آیت کو حجیت اجماع کی سند کے طور پر پیش کیا ہے ۔ یہاں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ علماء کرام کا اس پر بھی اجماع ہے کہ حضورؐ کی اطاعت اور آپ صلی اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم کی احادیث کو حجیت تسلیم کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے اور آپکی مخالفت کفر ہے اسی طرح آپ کی سنت اور حدیث کا بھی یہی حکم ہے۔

مذکورہ بالا دلائل اور براہین سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ قرآن اور حدیث دین اسلام کی عمارت کے دو اہم ستون ہیں ان میں سے کسی ایک کا انکار دوسرے کے انکار کے مترادف ہے ظاہر ہے کہ حدیث کا انکار درحقیقت قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا منکر بالاتفاق و بالاجماع کافر ہے۔

مراجع، مصادر و حواشی

۱) الزفزاف محمد۔ التعریف بالقرآن والحدیث بیروت دارالقلم ۱۹۸۰ء ص ۱۹۵

۲) ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ الجامع الصحیح۔ دمشق ادارۃ الطباعۃ المنیریہ ص ۱۳۹۔۱۳۸، ج ۱

۳) ابن حجر عسقلانی۔ نخبۃ الفکر۔ قاہرہ دارالمعارف ص ۱۶

۴) ابن منظور۔ لسان العرب۔ قاہرہ دارالمعارف، ۱۹۷۵ء مادہ سنن

۵) اسماعیل بن حماد الجوہری۔ الصحاح۔ قاہرہ۔ دارالعلم للملایین ۱۹۵۶ء ص ۳۳۹

۶) راغب اصفہانی۔ مفردات القرآن۔ لاہور مکتبہ قاسمیہ۔ ۱۹۶۳ء ص ۲۴۵

۷) القرآن ۳۳۔ ۶۲

۸) محولہ بالا ج ۳ ص ۵۰، ۵۱

۹) مصطفیٰ حسن السباعی السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی۔ کراچی شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ عربیہ بنوری ٹاؤن ص ۴۷

۱۰) القرآن ۳: ۱۴۴

۱۱) ایضاً ۲: ۲۳۱

۱۲) ایضاً ۲: ۱۵۱

۱۳) عمادالدین۔ ابن کثیر قاہرہ۔ مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ ۱۹۶۵ء ص ۱۸۴ ج ۱

۱۴) شوکانی۔ فتح القدیر۔ قاہرہ۔ دارالمعارف ۱۹۲۴ء ص ۲۴، ج ۱

۱۵) ابن تیمیہ۔ کتاب الروح قاہرہ۔ دارالمعارف ۱۳۲۱ھ ص ۹۲

۱۶) محمد بن ادریس الشافعی۔ الرسالۃ مصر مکتبہ و مطبعۃ مصطفیٰ البابی ۱۹۴۶ء ص ۴۵۔ ج ۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۷) القرآن ۳: ۳۲

۱۸) محولہ بالا ۔ ص ۳۵۸ ۔ ج ا

۱۹) القرآن ۴: ۵۹

۲۰) ابن القیم ۔ اعلام الموقعین دمشق، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ ۱۹۵۵ء ص ۴۹، ۵۱ ج ا

۲۱) القرآن ۴ ۔ ۶۵

۲۲) ایضاً ۔ ۲ ۔ ۴۳

۲۳) ایضاً ۔ ۱۶: ۴۴

۲۴) ابن منظور ۔ لسان العرب قاہرہ دارالمعارف فصل القاء من باب العین

۲۵) الامدی ۔ الاحکام فی اصول الاحکام مصر، مطبعۃ المعارف ۱۹۱۴ء ص ۸۹ ج ۔ ا

۲۶) القرآن ۳: ۳۱

۲۷) الحاکم ۔ المستدرک دکن، دائرۃ المعارف حیدر آباد ۱۳۴۳ھ ص ۹۳، ج ا

۲۸) ایضاً ص ۹۳، ج ا

۲۹) الدارمی ۔ سنن الدارمی کانپور، مطبع نظام ۔ ۱۲۹۳ھ ص ۲۹

۳۰) العمری الخطیب ۔ مشکوۃ المصابیح ۔ کراچی، نور محمد اصح المطابع، ۱۹۵۲ء ص ۶۹ ج ا

۳۱) القرآن ۔ ۴: ۱۱۵

© rasailojaraid.com